احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 8 ستمبر 2003ء

روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 8 ستمبر 2003ء 10 رجب 1424 ہجری - 8 تبوک 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 203

فتوحات کی بشارت

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

تم فقر اور غربت سے ڈرتے ہو یا دنیا کے غم میں مبتلا ہو اللہ تعالیٰ تو تمہیں ایران اور روم کی فتوحات عطا کرنے والا ہے اور دنیا تم پر انڈیل دی جائے گی۔

(مجمع الزوائد جلد10 ص245 باب ما یخاف علی الغنی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر ... کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ... کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے اب تھوڑا زمانہ ہے ابھی ثواب ملے گا لیکن عنقریب وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر دکھائے گا۔وہ وقت ہوگا کہ ایمان ثواب کا موجب نہ ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہونے کے مصداق ہوگا۔اس وقت میرے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔وہ دیکھے گا کہ بعض اوقات اس کو برادری سے الگ ہونا پڑے گا۔اس کے دنیاوی کاروبار میں روک ڈالنے کی کوشش کی جائے گی اس کو گالیاں سننی پڑیں گی۔لعنتیں سنے گا مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ملے گا۔

لیکن جب دوسرا وقت آیا اور اس زور کے ساتھ دنیا کا رجوع ہوا جیسے ایک بلند ٹیلہ سے پانی نیچے گرتا ہے اور کوئی انکار کرنے والا ہی نظر نہ آیا اس وقت اقرار کس پایہ کا ہوگا؟اس وقت ماننا شجاعت کا کام نہیں ثواب ہمیشہ دکھ ہی کے زمانہ میں ہوتا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کر کے اگر مکہ کی نمبرداری چھوڑ دی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک دنیا کی بادشاہی دی۔پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کمبل پہن لیا اور ہرچہ بادا باد ماکشتی در آب انداختیم کا مصداق ہو کر آپ کو قبول کیا تو کیا خدا تعالیٰ نے ان کے اجر کا کوئی حصہ باقی رکھ لیا؟ ہرگز نہیں۔جو خدا تعالیٰ کے لئے ذرا بھی حرکت کرتا ہے وہ نہیں مرتا جب تک اس کا اجر نہ پالے۔حرکت شرط ہے۔ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف معمولی رفتار سے آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔

ایمان یہ ہے کہ کچھ مخفی ہو تو مان لے۔جو ہلال کو دیکھ لیتا ہے تیز نظر کہلاتا ہے لیکن چودھویں کے چاند کو دیکھ کر شور مچانے والا دیوانہ کہلائے گا۔

اس موقعہ پر مولانا مولوی عبداللطیف صاحب کابلی نے عرض کی کہ حضور میں نے ہمیشہ آپ کو سورج ہی کی طرح دیکھا ہے کوئی امر مخفی یا مشکوک مجھے نظر نہیں آیا پھر مجھے کوئی ثواب ہوگا یا نہیں۔فرمایا:۔

آپ نے اس وقت دیکھا جب کوئی نہ دیکھ سکتا تھا۔آپ نے اپنے آپ کو نشانہ ابتلاء بنا دیا اور ایک طرح سے جنگ کے لئے تیار کر دیا۔اب بچ جانا یہ خدا کا فضل ہے۔ایک شخص جو جنگ میں جاتا ہے اس کی شجاعت میں تو کوئی شبہ نہیں اگر وہ بچ جاتا ہے اور اسے کوئی گزند نہیں پہنچتا تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔اسی طرح آپ نے اپنے آپ کو خطرات میں ڈال دیا اور ہر دکھ اور ہر مصیبت کو اس راہ میں اٹھانے کے لئے تیار ہو گئے اس لئے اللہ تعالیٰ آپ کے اجر کو ضائع نہیں کرے گا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 16)

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ 2003ء

مورخہ 28۔اگست 2003ء تک اس مقابلہ کیلئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔ان تمام احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ جن کے نمبر اس سے زیادہ ہوں وہ فوری طور پر نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003ء مقرر ہے۔

☆ پری انجینئرنگ گروپ مکرم عتیق الرحمٰن ابن من الرحمٰن صاحب حاصل کردہ نمبر 936 فیصل آباد بورڈ۔

☆ پری میڈیکل گروپ مکرم نبیل طارق ابن ڈاکٹر طارق بشیر خاں صاحب حاصل کردہ نمبر 884 لاہور بورڈ

☆ جنرل گروپ مکرم ظفر احمد بھٹی ابن عبدالرؤف صاحب بھٹی حاصل کردہ نمبر 814 فیصل آباد بورڈ۔

پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز آئی سی ایس وغیرہ جنرل گروپ میں شامل ہیں۔

نوٹ:۔ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں یہ پوزیشنز تبدیل ہو جائیں گی۔ (نظارت تعلیم)

نرسری سے فائدہ اٹھائیں

☆ اپنے گھروں میں کم از کم 3 پھلدار پودے ضرور لگائیں۔سایہ دار، پھلدار پھولدار پودے اور خوبصورت بیلیں اور باڑیں دستیاب ہیں۔☆ موسم سرما کی سبزیوں شاہم، مولی، گاجر وغیرہ کے بیج موجود ہیں۔☆ تازہ پھولوں کے ہار، گجرے، بوکے اور گلدستے تیار کروانے کیلئے تشریف لائیں۔تازہ گلاب کے پھول اور پتی، ٹیوب روز اسٹک دستیاب ہیں۔☆ مختلف سائز میں خوبصورت فینسی گملے، ہینگرز اور ٹوکریاں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔☆ گھاس لگوانے اور اس کی کٹائی، پودوں پر سپرے کروانے کا انتظام ہے۔نیز نرسری سے متعلقہ سامان خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرسلہ ابن رشید

2001ء ④

26	اگست	جلسہ جرمنی کے آخری دن نویں عالمی بیعت منعقد ہوئی۔ 8 کروڑ 10 لاکھ 6ہزار 721 افراد نے احمدیت قبول کی۔ بیعت سے قبل کینیڈا، امریکہ ربوہ اور قادیان سے براہ راست آڈیو پیغامات نشر کئے گئے۔ ربوہ میں ایوان محمود میں ایک بڑی تقریب میں اجتماعی بیعت کی گئی۔ ہندوستان میں 4 کروڑ بیعتیں ہوئیں۔ دنیا میں ہر ماہ اوسطاً 66لاکھ افراد جماعت میں شامل ہوئے۔ اختتامی خطاب میں حضور نے رجسٹر روایات کی مدد سے حضرت مسیح موعود کی سیرت بیان فرمائی۔
26	اگست	سیدوالا شیخوپورہ میں احمدیہ بیت الذکر کو آگ لگادی گئی۔تمام سامان لوٹ لیا گیا۔
31	اگست	حضور جرمنی سے واپس لندن تشریف لائے۔
31	اگست تا یکم ستمبر	انصاراللہ غانا کا 19 واں سالانہ اجتماع۔حاضری 1500
6تا8	ستمبر	خدام الاحمدیہ غانا کا 23واں سالانہ اجتماع۔حاضری 3050۔
7	ستمبر	ایم ٹی اے کی نشریات سکائی ڈیجیٹل سسٹم پر شروع ہوگئیں۔
13,14	ستمبر	سدووال نیواں میں نور احمد صاحب اور ان کے بیٹے طاہر احمد صاحب کو شہید کر دیا گیا۔
14تا16	ستمبر	ماریشس کا جلسہ سالانہ۔ حاضری 2500 ۔محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان سے تشریف لائے۔
15,16	ستمبر	خدام الاحمدیہ ساموآ ئیوری کوسٹ کا سالانہ اجتماع۔حاضری 300
15,16	ستمبر	بنفورہ ریجن بورکینافاسو میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع حاضری 300
22	ستمبر	ٹونڈا تنزانیہ میں بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔
25,26	ستمبر	خدام الاحمدیہ تنکوڈوگو ریجن بورکینافاسو کا پہلا ریجنل اجتماع۔کل حاضری 350
28,29	ستمبر	سپین کا 17واں جلسہ سالانہ۔
28تا30	ستمبر	تنزانیہ کا 33واں جلسہ سالانہ۔حاضری 10 ہزار تھی جن میں 5500 غیر از جماعت اور 500 نومبایعین شامل تھے۔
29,30	ستمبر	خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا 18واں سالانہ اجتماع۔
	ستمبر	کینیا میں گونجا کے مقام پر بیت الذکر کی تکمیل ہوئی۔
2تا4	اکتوبر	معلمین کلاس وقف جدید کے پہلے سالانہ علمی مقابلہ جات۔
3	اکتوبر	خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر کی تقسیم اسناد کی تقریب 14 بچ فارغ ہوچکے تھے۔
3	اکتوبر	جرمنی میں فرینکفرٹ کی بیت نور دیکھنے کی عام دعوت کے سلسلہ میں ایک شاندار تقریب منعقد ہوئی جس میں 400 جرمنوں نے شرکت کی۔
5تا7	اکتوبر	تنزانیہ کے صوبہ کوسٹ کا سالانہ جلسہ نیز بیت الذکر اور مشن ہاؤس کا افتتاح ہوا۔حاضری 1200

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات (91)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

اپنے عمل سے اپنی طرف کھینچو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ایک بچے نے سوال کیا: ہماری عمر کے بچوں کے لئے دعوت الی اللہ کا سب سے اچھا ذریعہ کیا ہے۔

حضور نے فرمایا: سب سے اچھا طریقہ تو یہ ہے کہ اچھے بچے بن کے دکھاؤ تم اگر اچھے بچے بنو گے اچھا نمونہ ظاہر کرو گے تو دوسرے جو اچھے بچے ہیں وہ خود بخود تمہاری طرف کھینچے جائیں گے۔

ایک ہی قسم کے خیال کے جو بچے ہوتے ہیں نیک بچے ان کے اردگرد ڈھیر بچوں میں سے بھی جو نیک ہو وہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اور جو شرارتی بچے ہوں ان کے گرد شرارتی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو تم اپنے عمل کی وجہ سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچو۔

(روزنامہ الفضل 23فروری2000ء)

دعوت الی اللہ کا ایک اچھوتا انداز

حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے 1914ء میں دہلی سکونت اختیار کر لی۔ دعوت الی اللہ گویا ان کی روح کی غذا تھی۔ ہر جگہ ہر موقع پر ہر مجلس ہر محفل میں سفر میں حضر میں غرض ہر انداز ہر بہانے دعوت الی اللہ کرتے بہت اچھے مناظر اور مقرر تھے۔

دہلی کی قلعہ معلی کی شستہ اور با محاورہ اردو بات کرنے کا انداز پر اثر بلکہ سحر انگیز۔ غیر احمدیوں کے جلسوں میں چلے جاتے اور صدر مجلس کو ایک چٹ بھیجتے کہ نواسہ رسولؐ ہوں نبیرہ خواجہ میر درد ہوں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر کچھ بولنا چاہتا ہوں مجھے بھی کچھ وقت دیا جائے۔ جب تقریر کرتے سبحان اللہ، اللہ اکبر مرحبا کی آوازیں سامعین سے بلند ہونے لگتیں خود بھی روتے اور سننے والوں کو بھی رلاتے۔ پھر کہتے اس پیارے کی امانت میرے پاس ہے کیا میں آپ کو دوں؟ سب کہتے ہاں ہاں ضرور دیں۔ پھر کہتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام دو لوگوں کو بھیجا ایک اویس قرنی وہ تو عرصہ ہوا گزر گئے۔ دوسرا امام مہدی کو۔ امام مہدی کو سلام پہنچانے کی امانت میں آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ ان کو ڈھونڈیں اور سلام پہنچائیں۔ کبھی تقریر کے آخر میں ذلت رسوائی بدحالی اور غلامی کو نہایت دردناک طریقے سے بیان کرتے سب اشکبار ہو جاتے پھر کہتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی کہ امام مہدی آئیں گے تب اس تباہی بربادی سے نجات دلائیں گے۔ نشانیاں پوری ہو رہی ہیں۔ امام مہدی قادیان میں آ گئے مرزا غلام احمد قادیانی ان کا نام ہے مانو گے تو نجات ہے اور یہ کہتے ہی سٹیج سے چھلانگ مار کر دوڑ لگا دیتے۔ سامعین سے جو حسن خطابت کے مزے لے رہے ہوتے تھے یا آنکھوں سے آنسو پونچھ رہے ہوتے، یکا یک پکڑیو دوڑیو کی آوازیں بلند ہونے لگتیں۔

کبھی ایسا بھی ہوتا کہ خود ہی کسی پبلک جگہ پر خوش الحانی سے تلاوت کرتے نظم پڑھتے لوگ متوجہ ہونا اور جمع ہونا شروع کر دیتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کا بیان شروع کر دیتے کبھی یہی کام مخالفین کے جلسے کے پاس شروع کر دیتے اور دیکھتے ہی دیکھتے اصل جلسے کی رونق ان کی طرف چلی آتی اور ہر دفعہ آخر میں کبھی امام مہدی کے آنے کی ضرورت کبھی ان کی آمد کی پیشگوئی اور نشانیاں پوری ہوتی بتاتے اور کبھی امام مہدی کی تلاش کا سوال ذہنوں میں ڈال دیتے۔

(روزنامہ الفضل 24فروری2000ء)

سنگاپور میں دعوت الی اللہ

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری تحریر کرتے ہیں:

مارچ 1965ء میں سنگاپور کے راما کرشنا مشن کی طرف سے ایک مذہبی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں خاکسار کو بھی دین کی نمائندگی کے لئے مدعو کیا گیا۔ خاکسار نے وہاں احمدیت کا پیغام پہنچایا اور سنگاپور کے وزیر اعظم جو کہ کانفرنس کے چیئرمین بھی تھے سے بھی ملاقات کر کے ان سے اپنے مشن اور جماعت کا تعارف وغیرہ کرایا۔ نیز یونیورسٹی آف سنگاپور کے چانسلر اور امریکن اور انڈین سفراء اور دیگر اہم شخصیات سے بھی ملاقات کر کے دین حق کا پیغام پہنچایا نیز راما کرشنا مشن کی لائبریری کے لئے، قرآن کریم انگریزی اور 20 دینی کتب تحفۃً پیش کیں اور مشن کے انچارج پنڈت صاحب کو احمدیہ مشن میں دین حق پر تبادلہ خیالات کیلئے آنے کی بھی دعوت دی۔

(روزنامہ الفضل 13جون1965ء)

عطیہ چشم کے وصیتی فارمز پر کر کے اپنی فیملی کو آئی ڈونر فیملی بنائیں۔

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

منکسر المزاج، مستجاب الدعوات اور عالم دین رفیق حضرت مسیح موعود

سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب کے بعض دلکش پہلو

ہمدردی خلائق اور وسعتِ حوصلہ آپ کے اخلاق عالیہ کے درخشندہ پہلو تھے

اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ

ریاض صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی شریف احمد کے ساتھ حضرت مولانا شیر علی صاحب کے صاحبزادے حافظ عبداللطیف صاحب کا کسی بات پر جھگڑا ہوگیا۔ چنانچہ شریف احمد نے گھر آ کر اس واقعہ کا ذکر کیا۔ وہ چونکہ بالکل لڑکپن کا زمانہ تھا۔ اور عمر کے اس دور میں عموماً بچے لڑ جھگڑ بھی پڑتے ہیں۔ اور پھر جلد ہی شکر رنجی کے احساسات دل سے محو ہونے پر باہم کھیلنے میں بھی مصروف ہوجاتے ہیں۔ اس لئے ہم نے بھی اس واقعہ کو کوئی اہمیت نہ دی۔ اور اسے سمجھا دیا کہ کوئی بات نہیں۔ تمہیں حافظ صاحب سے الجھنا نہیں چاہئے تھا۔ خیر معاملہ رفع دفع ہوگیا۔

اسی روز نماز عصر کے بعد کسی نے ہمارا باہر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے کواڑ کھولنے سے قبل ہی اندر سے دریافت کیا کون صاحب ہیں؟ باہر سے ایک دھیمی مگر محبت بھری آواز آئی "شیر علی"!

آن واحد میں میں حیرت و استعجاب کی تصویر بن کر رہ گیا۔ کیونکہ واقعہ کا مجھے علم تھا۔ میں نے باہر حاضر ہوکر مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اور تکلیف فرمائی کی وجہ دریافت کی وہ سادگی کا پیکر یوں گویا ہوا

"آج لطیف کی شریف احمد کے ساتھ لڑائی ہو گئی تھی۔ میں نے حالات معلوم کئے ہیں زیادتی لطیف کی ہے۔ اس لئے میں معافی مانگنے آیا ہوں"۔

تہجد کی نماز اور صحت

چوہدری ناصرالدین صاحب لکھتے ہیں کہ برادر محترم ڈاکٹر عبدالاحد صاحب نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے انہیں ایک خط میں نصیحت فرمائی تھی کہ

"تہجد کا التزام اسی حد تک کرنا چاہئے کہ جس سے صحت پر خاص طور پر برا اثر نہ پڑے۔

اور خط میں قرآن مجید کی اس آیت کو نقل فرمایا تھا۔ یعنے قیام لیل کا اثر انسانی قویٰ پر شدت سے ہوتا ہے اس لئے تہجد پڑھنے کے ساتھ ہی صحت کا بھی ضرور خیال رکھنا چاہئے۔

پوری زندگی مستقل سجدہ تھی

حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے تحریر فرماتے ہیں حضرت مولوی شیر علی صاحب کا یہ معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کافی دیر تک بیت مبارک میں نوافل کی ادائیگی میں مصروف رہتے۔ اور رات گئے تک آپ اپنے محبوب حقیقی کے ساتھ راز و نیاز کی دنیا آباد رکھتے۔ اس محویت کے عالم میں کبھی رات کے گیارہ بج جاتے اور کبھی بارہ۔

1921ء کی بات ہے کہ حضرت مصلح موعود کشمیر تشریف لے گئے۔ اور میں حضرت اماں جان اور حضرت سیدہ امتہ الحئی والے مکان میں سکونت پذیر تھا۔ ایک رات میں بارہ بجے کے قریب محلّہ دارالعلوم سے آیا۔ اور دارالمسیح میں داخل ہورہا تھا۔ کہ میں نے دیکھا حضرت مولوی صاحب اس وقت نوافل وغیرہ سے فارغ ہوکر گھر تشریف لے جارہے ہیں۔

اس بات کو ایک عرصہ گزر گیا۔ لیکن میرے دل پر حضرت مولوی صاحب کے زہد و تعبد کا ایسا گہرا اثر ہوا کہ جب ایک طویل عرصہ کے بعد میں نصرت گرلز ہائی سکول کا مینیجر مقرر ہوا۔ تو ایک روز حضرت مولوی صاحب کی عبادت گزاری کا ذکر کرتے ہوئے میں نے حضرت مولوی صاحب کی نواسی صفیہ بیگم صاحبہ سے متذکرہ بالا واقعہ کا ذکر کیا۔ اس پر وہ کہنے لگیں کہ آپ سمجھتے ہیں کہ ابا جان کی نماز بیت الذکر میں ہی ختم ہوجاتی ہے۔ باقی نماز تو وہ گھر آ کر پڑھتے ہیں۔ اس پر میں نے سوال کیا کہ مولوی صاحب سوتے کس وقت ہیں؟ وہ کہنے لگیں ہمیں تو علم نہیں سجدے میں سو لیتے ہوں گے۔ غالباً ان کی مراد یہ ہوگی کہ جس وقت تک ہم بیدار رہتے ہیں حضرت مولوی صاحب عبادت میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اور جب ہم سو کر اٹھتے ہیں۔ اس وقت بھی آپ آستانہ رب العزت پر ناصیہ فرسا دکھائی دیتے ہیں درمیانی عرصہ میں سوتے ہوں تو ہمیں علم نہیں۔ میرا اپنا تاثر تو یہ ہے کہ

"حضرت مولوی صاحب کی پوری زندگی درحقیقت ایک مستقل سجدہ تھی"۔

نماز باجماعت کا اہتمام

شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ مجھے مولوی شیر علی صاحب کی رفاقت میں نماز کے لئے بیت مبارک میں جانے کا موقعہ ملا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو نماز ختم ہوچکی تھی۔ چنانچہ آپ مجھے اپنے ہمراہ لئے بیت اقصیٰ تشریف لے گئے۔ لیکن وہاں بھی اتفاق سے نماز ہوچکی تھی۔ اب حضرت مولوی صاحب مجھے ساتھ لے کر بیت فضل (جو محلّہ ارائیاں میں تھی) کی طرف چل پڑے۔ وہاں پہنچے تو نماز کھڑی تھی۔ چنانچہ ہم نے نماز باجماعت ادا کی۔ اس طرح مجھے حضرت مولوی صاحب کے نماز باجماعت ادا کرنے کے شوق سے روحانی طور پر ایک خاص لذت محسوس ہوئی۔ اور یہ سبق بھی کہ حتی الامکان نماز باجماعت ادا کی جائے۔

جذبۂ خدمت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کی کوٹھی واقع لاہور میں رات بسر کرنے کا اتفاق ہوا (ان دنوں چوہدری صاحب لاہور میں ہی وکالت کرتے تھے) سحری کے وقت جب میری آنکھ کھلی۔ تو میں نے دیکھا کہ مولوی صاحب موصوف پانی کا لوٹا لئے میرے سرہانے کھڑے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ نے یہ تکلیف کیوں اٹھائی تو مولوی صاحب نہایت سادگی سے فرمانے لگے۔ کہ میں نے خیال کیا آپ کو وضو کرنا ہوگا۔ میں ہی آپ کو پانی لا دوں۔ چنانچہ جب میں حوائج ضروریہ سے فارغ ہوکر آیا۔ تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب میرے لئے پانی کا دوسرا لوٹا لئے میری انتظار میں کھڑے ہیں۔

جذبۂ ہمدردی

مکرم بدر سلطان اختر تحریر کرتے ہیں ایک مرتبہ میں بیت اقصیٰ میں نماز کے بعد باہر جانے لگا۔ تو جوتی کو غائب پایا۔ جس سے میں بے حد پریشان ہوا۔ اتنے میں حضرت مولوی شیر علی صاحب بھی تشریف لے آئے فرمایا۔ "بدر سلطان کیا ڈھونڈ رہے ہو"۔ عرض کیا جوتی کھوگئی ہے۔ فرمانے لگے احتیاط سے نہ رکھی ہوگی۔

مولوی صاحب بھی اس وقت بیت الذکر میں ٹہل رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا آپ کس طرح چہل قدمی فرمارہے ہیں۔ فرمانے لگے میری جوتی بھی نہیں ملتی۔ میں اسی وقت آپ کی جوتی کی تلاش میں مصروف ہوگیا۔ ایک پاؤں مجھے بیت اقصیٰ کی سیڑھیوں کے نیچے ملا۔ اور دوسرا گلی کے موڑ پر۔ میں نے دونوں پاؤں لا کر پیش کر دیئے۔ آپ نے جوتی پہن لی۔ اور مجھے فرمایا کہ آپ یہیں ٹھہریں میں ابھی آتا ہوں۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ آپ ایک سائیکل سوار کو ہمراہ لئے تشریف لائے۔ اور اسے پانچ روپے دے کر فرمایا کہ میاں بدر سلطان صاحب کو سائیکل پر سوار کرکے بازار لے جاؤ۔ اور ایک فلیکس کا جوتا خرید دو۔ اگر کچھ زائد قیمت خرچ ہو۔ تو اپنے پاس سے ڈال دینا میں بعد میں دے دوں گا۔ وہ صاحب مجھے دوکان پر لے گئے۔ اور فلیکس کا بوٹ خرید دیا۔ جسے پہن کر میں بے حد مسرور ہوا۔ اور مولوی صاحب کے اخلاق کریمانہ پر میری روح وجد کرنے لگی۔

ہمدردیٔ خلائق

ملک محمد عبداللہ صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ عصر کی نماز کے بعد بیت مبارک سے حضرت مولوی صاحب گھر تشریف لا رہے تھے۔ میں بھی ہمراہ تھا۔ ریتی چھلہ میں بڑ کے درخت سے ذرا آگے بڑھے۔ تو پیچھے سے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ آپ فوراً واپس مڑے۔ دیکھا کہ محلّہ دارالصحت (قادیان میں جو بھنگی مومن ہو چکے تھے ان کے محلّہ کا نام ہے) کا ایک شخص بخار سے تڑپ رہا ہے۔ آپ اس کے پاس گئے۔ اور اسے شفقت بھرے انداز میں اٹھایا۔ اور مجھے فرمانے لگے۔ آپ چلیں میں انہیں ان کے گھر چھوڑ کر آتا ہوں میں نے عرض کیا۔ آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ میں ہی چھوڑ آؤں گا۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ پہلے انہیں بھائی محمود احمد صاحب کی دوکان سے دوائی تو لے دیں۔ چنانچہ ہم وہاں پہنچے۔ مریض کو دوائی لے کر دی ہی تھی کہ حضرت مولوی صاحب کا ملازم بازار سے آتا دکھائی دیا۔ میں نے اسے بلایا۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے مریض کو اس کے سپرد کرکے تاکید فرمائی۔ کہ "ان کو احتیاط کے

ساتھ ان کے مکان پر چھوڑ آؤ"

احساس خدمت

مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ قادیان میں عموماً جلسہ اور جلوسوں کے انتظامات میرے سپرد ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ سیرت النبیؐ کی مبارک تقریب پر جبکہ تمام تر انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ اچانک اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت مصلح موعود لاہور میں ہی تقریر فرمائیں گے۔ آن واحد میں یہ خبر قادیان کے طول و عرض میں پھیل گئی۔ پھر کیا تھا شمع خلافت کے اکثر پروانے حضور کی تقریر سننے کے شوق میں لاہور چلے گئے۔

اس طرح بہت سے احباب کے قادیان سے یکدم چلے جانے کے باعث دوسرے روز جلوس کی حاضری میں غیر معمولی کمی محسوس ہونے لگی میں اس سوچ میں ہی تھا کہ حضرت مولوی صاحب تشریف لے آئے (آپ ان دنوں مقامی امیر تھے) اور مجھے خود مل کر فرمایا شیخ صاحب میرے لائق کوئی خدمت ہے۔ یہ سن کر میں بہت شرمسار ہوا۔ لیکن موقعہ کی نزاکت سے فائدہ اٹھانا ہی مناسب سمجھا۔ اور عرض کیا براہ مہربانی ان دوستوں کو جو قادیان میں موجود ہیں اور جلوس میں ابھی شریک نہیں ہوئے۔ ان کو شامل ہونے کی تحریک فرمائیں۔ تا کہ ہمارا جلوس پر رونق ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت مولوی صاحب نہایت خندہ پیشانی سے تشریف لے گئے اور خود مختلف محلوں۔ گلی کوچوں۔ دوکانوں اور گھروں سے لوگوں کو تحریک کر کے جلوس میں بھجواتے رہے۔ اور پھر اسی پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ پوری دلجمعی محنت اور کوشش سے جلوس کو ترتیب دینے میں مدد فرمائی اور آخر وقت تک جلوس میں شریک رہے۔

یتامیٰ کی خبر گیری

ملک محمد اشرف صاحب کا بیان ہے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب یتیموں بے کسوں اور بے سہارا لوگوں کی خدمت کے اہم فریضہ کی انجام دہی اپنی ذات تک محدود نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ بعض صاحب حیثیت احباب کو بھی اس کار ثواب میں شریک کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ آپ ان سے رقوم وصول کر کے مستحق دوستوں میں تقسیم کر دیتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مولوی صاحب تفسیر القرآن کی طباعت کے سلسلہ میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو اس وقت آپ نے میری ڈیوٹی لگائی۔ کہ میں مختلف صاحب حیثیت دوستوں سے کچھ رقم وصول کر کے ایک نہایت ہی غریب مگر مخلص احمدی کے گھر پہنچا دوں۔ جن کی ان دنوں نہایت خستہ حالت تھی۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔

اخلاقی جرأت

مکرم غلام حسین ایاز صاحب تحریر کرتے ہیں کہ غالباً 33/32ء کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت مولوی شیر علی صاحب ہمسفر تھے۔ لاہور سٹیشن پر ہم مغرب و عشاء کی نماز باجماعت جمع کر کے پڑھنے لگے۔ تو ایک صاحب جو غیر احمدی معلوم ہوتے تھے۔ وہ بھی ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو گئے حضرت مولوی صاحب نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ ہم لوگ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کو بعد میں اس امر کا علم ہو کر تکلیف ہو وہ کہنے لگے کوئی حرج نہیں احمدی بھی تو کلمہ گو ہیں۔ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتا۔ چنانچہ انہوں نے ہمارے ساتھ مل کر نماز ادا کی۔ میرے دل پر حضرت مولوی صاحب کی اخلاقی برتری کا بہت اثر ہوا کہ آپ نے دوسرے کے احساسات کو ٹھیس نہ لگنے دی۔

خیال خاطر احباب

حکیم عبدالوہاب عمر صاحب کا بیان ہے کہ 1936ء کی بات ہے جب میں گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم پا رہا تھا انہی دنوں سر عبدالقادر صاحب کی زیر صدارت ایک Debate میں مجھے بھی حصہ لینا تھا۔ ایوان کی رائے یہ تھی۔

"مختلف مذہبی پیروؤں کی آپس میں شادی ہونی چاہئے" لیکن میں ایوان کی رائے کے خلاف تھا۔ چنانچہ میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی خدمت میں ایک خط تحریر کیا۔ جس میں دعا کی درخواست کے ساتھ اس موضوع کا بھی ضمناً ذکر کر دیا۔ آپ نے میرے لئے نہ صرف دعا کی۔ بلکہ اس سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے سے تبادلہ خیالات کے بعد سات ایسے نکات لکھ بھیجے۔ جو میرے لئے بے حد مفید ثابت ہوئے۔

آپ کے اس جواب پر مجھے ایک روحانی لذت محسوس ہوئی کہ آپ نے ایک طالب علم کے خط کو اتنی اہمیت دی۔ اور پھر احمدیت کے وقار کی خاطر یہ احتیاطی قدم بھی اختیار کیا کہ حضرت میاں صاحب سے مشورہ کے بعد ٹھوس اور قابل قدر معلومات بھجوانے کی تکلیف گوارا فرمائی۔

نماز میں امامت

مکرم مولانا احمد خاں صاحب نسیم مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ غالباً 1945ء کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولوی صاحب ترجمۃ القرآن انگریزی کے سلسلہ میں ڈلہوزی جا رہے تھے کہ بٹالہ اسٹیشن پر میری آپ سے ملاقات ہوئی۔ صبح کی نماز کا وقت تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے اصرار کیا کہ میں صبح کی نماز پڑھاؤں۔ میں نے جب احتراماً انکار کیا تو آپ نے آہستہ سے سرگوشی کے طور پر میرے کان میں فرمایا۔ کہ میں متیمم ہوں۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ ہماری متیمم کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے لیکن حضرت مولوی صاحب نے باصرار مجھے ہی امامت کی تاکید فرمائی تو الامر فوق الادب کے مدنظر گریز کا کوئی پہلو نظر نہ آیا۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جبکہ حضرت مسیح موعود گورداسپور کسی مقدمہ کے سلسلہ میں تشریف لے گئے۔ تو صبح کی نماز حضور نے نہر پر پڑھائی۔ بعد میں جب بھائی محمود احمد صاحب ہمارے پاس قادیان پہنچے۔ تو نہایت مسرت بھرے لہجے میں بیان کیا۔ کہ آج ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ حضور نے پہلی رکعت میں آیۃ الکرسی اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھی تھی۔

ذوق خدمت

میاں خدا بخش صاحب آف اورحماں بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی صاحب ایک دو بھینسیں دودھ دینے والی ضرور گھر میں رکھا کرتے تھے۔ اور آپ کے پاس لسی لینے والے اکثر آ جاتے تھے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ مولوی صاحب اپنے کمرہ میں کام کر رہے تھے کہ ایک شخص اسی غرض کے لئے آیا تو مولوی صاحب نے خود اٹھ کر لسی لا دی۔ وہ باہر نکلا ہی تھا کہ دوسرا آ گیا علیٰ ہذا القیاس نصف درجن یا اس سے زائد آدمی آئے۔ اور ہر دفعہ حضرت مولوی صاحب خود اٹھ کر اور کام چھوڑ کر جاتے۔ اور لسی لا کر دیتے رہے۔ اور حضرت مولوی صاحب کے چہرہ پر بشاشت نظر آتی تھی۔ لسی لینے والے اکثر کہا کرتے تھے کہ مولوی صاحب ذرا سا نمک ڈال کر لانا۔ اگر بھول جاتے تو دوبارہ نمک لا کر دیا کرتے تھے۔

فرخ سلطانی

فتح اسلام کے چند اہم مضامین

مختصر سوال و جواب کی شکل میں

سیدنا حضرت مسیح موعود کی شہرہ آفاق کتاب فتح اسلام روحانی خزائن کی جلد نمبر 3 میں شامل ہے۔ 48 صفحات پر مشتمل یہ کتاب آپ نے 1890ء کے آخر میں لکھی جو 1891ء کے اوائل میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود نے اپنے دعویٰ کا اعلان فرمایا ہے۔

س:۔ فتح اسلام کتنی تعداد میں شائع ہوئی۔ اور کتنی مفت تقسیم کرنی تھی۔

ج۔ 300-700

س:۔ حضور نے اپنی بعثت کو کس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔

ج۔ حدیث مجدد ین

س:۔ حضور نے فرمایا ہے دین کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ فدیہ سے کیا مراد ہے۔

ج۔ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔

س:۔ مسیح موعود کی کس قوم کی اصل سے آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔

ج۔ قوم فارس

س:۔ حضرت مسیحؑ کی شہادت کے باوجود یہودیوں نے کس نبی کو قبول نہیں کیا تھا۔

ج۔ حضرت یحییٰ

س:۔ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ کس کا نزول ضروری ہے۔

ج۔ فرشتوں کا

س:۔ حضرت مسیح کے زمانہ میں حاکم وقت کون تھا۔

ج۔ ہیرودیس

س:۔ اشاعت حق کو حضور نے کن 5 شاخوں میں تقسیم کیا۔

ج۔ تالیفات۔ اشتہارات۔ مہمان اور ملاقاتی۔ مکتوبات۔ سلسلہ بیعت

س:۔ فتح اسلام کے مطابق حضور نے کتنی تعداد میں اشتہارات شائع کئے۔

ج۔ 20000

س:۔ گزشتہ سات برسوں میں کتنے مہمان قادیان آئے۔

ج۔ 60 ہزار سے زائد

س:۔ کتنے خطوط موصول ہوئے جن کا جواب دیا گیا۔

ج۔ 90000

س:۔ اس کتاب میں حضور نے کس شخص کے اعتراضات درج کر کے جواب دیئے ہیں۔

ج۔ مولوی محمد اسماعیل

س:۔ برٹش فارن بائبل سوسائٹی نے عیسائیت کی تائید میں کتنی کتب دنیا میں تقسیم کیں۔

ج۔ 7 کروڑ سے زائد۔

س:۔ انبیاء مصلحین اور مجددین کے زمانے کو قرآن کریم میں کس نام سے یاد کیا گیا ہے۔

ج۔ لیلۃ القدر

س:۔ حضور نے اس کتاب میں اپنے کس مخلص کا خط درج کیا ہے۔

ج۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب

س:۔ فتح اسلام لکھنے کے لئے حضور کے کس رفیق نے تحریک کی اور سو روپیہ چندہ دیا۔

ج۔ حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی

انڈونیشیا کے مختصر کوائف اور جماعت احمدیہ کی تاریخ

محمود احمد چیمہ صاحب سابق مربی انچارج انڈونیشیا

انڈونیشیا کی آبادی 170 ملین افراد پر مشتمل ہے۔ اس کا دارالحکومت جاکرتہ ہے جس کی آبادی سات ملین افراد ہے۔ بہت ہی سرسبز وشاداب اور کئی قسم کی پیداواری اور معدنی خزائن سے بھرپور ہے۔ اس میں کل تیرہ ہزار جزائر ہیں جن میں سے تین ہزار جزائر میں آبادی ہے۔ بڑے بڑے جزائر جاوا، سماٹرا، کالیمانتن، سلاویسی ہیں۔

وسعت: اس کی وسعت 7.9 ملین کلومیٹر ہے۔

محل وقوع: جنوب مغرب میں بحر ہند، شمال میں ملیشیا، سنگاپور، فلپائن، جنوب مشرق میں آسٹریلیا، نیوزی لینڈ۔

ہندو مذہب: چھٹی صدی عیسوی کے ابتداء میں ہندو مذہب یہاں آیا۔ اور کافی عروج حاصل کیا۔ اور حکومتیں قائم کیں۔ لیکن بعد میں اسلام کے آنے پر ہندو مذہب کو زوال آیا۔

اسلام کی آمد

سپین سے جب مسلمانوں کو نکالا جا رہا تھا۔ تو اس وقت وہ ان ممالک میں پھیل رہے تھے۔ یعنی تیرھویں صدی عیسوی کے آخر 1292ء میں۔ اسلام کے سب سے پہلے مبلغ حضرت مولانا برہان الدین تھے۔ محقق اور مصنف آرنلڈ نے آپ کو شافعی المذہب سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھنے والا اور عراق (عرب) سے قرار دیا ہے۔

ایک ولندیزی مؤرخ کے نزدیک حضرت برہان الدین صاحب گجرات ہندوستان سے آئے اور یہ ہو سکتا ہے کہ ان کے آباء واجداد عراق عرب سے آئے ہوں۔ کیونکہ فقہ شافعی اور سلسلہ قادریہ کا بڑا مرکز عراق عرب کا شہر بغداد رہا ہے۔

مشرقی جاوا کا ایک بڑا شہر سورابایا ہے جس کی آبادی کوئی تیس لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اس کے قریب پندرہ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جس کا نام گریسک ہے۔ جہاں پر سیمنٹ کا ایک بڑا کارخانہ ہے۔ اس قصبہ میں حضرت مولانا ملک ابراہیم کا مزار ہے۔ جس پر سال وفات 821ھ مطابق 1491ء لکھا ہے۔

ایک انگریز مؤرخ کرافورڈ نے لکھا ہے کہ اس ملک میں اسلام کی تبلیغ کا سب سے پہلا کارنامہ 1391ء میں ایک غیر ملکی نے انجام دیا۔ جو حضرت مولانا ابراہیم کے ساتھ آئے۔ حضرت مولانا ملک ابراہیم صاحب ہندوستان کے صوبہ گجرات میں احمد آباد کے رہنے والے تھے۔ آپ مذہبًا شافعی اور سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ بہت بلند پایہ عالم، صوفی، بزرگ، طبیب، تاجر پیشہ تھے۔ جب آپ گریسک میں آئے۔ تو وہاں کا راجہ بیمار ہو گیا۔ جو آپ کے علاج سے ٹھیک ہو گیا۔ اور مسلمان ہو گیا، آپ جاوا کے مشہور نو اولیاء میں شمار ہوتے ہیں۔

اولیاء کا طریق تبلیغ

(1) پہلے مبلغین جیسے حضرت مولانا برہان الدین صاحب اور حضرت ملک ابراہیم صاحب سوداگروں اور طبیبوں کی حیثیت میں ملک میں داخل ہوئے۔ اور سب سے پہلے زبان سیکھے۔

(2) تبلیغ پہلے رؤساء، عمائدین اور ذی اثر لوگوں میں کی جاتی تھی۔ لیکن اس کے لئے مبلغین کو اپنی روحانی کرامات سے کام لینا پڑتا تھا۔ اور پھر عملی طور پر بھی وہ کمال رکھتے تھے۔

(3) ہندوؤں میں بت پرستی عام تھی۔ اور وہ عمومًا اپنے راجاؤں اور حکمرانوں کے نام پر بت بناتے اور ان کی عزت وتکریم کرتے۔ اس لئے مبلغین نے پہلے ان راجاؤں کو مسلمان بنانا مناسب سمجھا تا کہ ان کے ظلموں سے بچے رہیں۔

(4) جب کوئی راجہ مسلمان ہو جاتا، تو مبلغین پہلے وہاں مسجد تعمیر کراتے اور اس میں مدرسہ شروع کرتے۔ پھر وہاں سے شاگرد تعلیم حاصل کر کے آگے اسلام کو پھیلاتے۔

(5) ہندو راجوں میں گانے بجانے کا عام رواج تھا۔ اس لئے ان مبلغین نے بھی ہندوستان کے چشتیہ طریقہ پر توحید اور اعلیٰ اخلاق کے بارہ میں روحانی نظمیں نغموں کی شکل میں پڑھانی شروع کر دیں۔ جن کی وجہ سے طالبان حق کو رہنمائی ہوتی تھی۔

(6) مبلغین اپنے آپ کو سیاست میں ملوث نہ کرتے تھے۔ بلکہ خاموش تبلیغ جاری رکھتے اور امراء خود بخود حق کو شناخت کرتے۔

(7) نومسلم، حج بیت اللہ کا شرف اور مدینہ کی زیارت کرتے اور ان کے ایمان میں زیادتی ہوتی پھر واپس آ کر وہ اور جوش سے تبلیغ اسلام میں مصروف ہو جاتے۔

(8) مبلغین بڑے عالم، صاحب کمال، ہمدرد، بے لوث، بے غرض، سچے اور اچھے کردار کے مالک تھے۔ جن کا ذاتی نمونہ اثر کئے بغیر نہ رہتا۔

مغربی اقوام کی آمد

یورپی اقوام جولائی 1511ء سے 27 دسمبر 1949ء تک اس ملک میں حاکم رہیں۔ تقریبًا چار صد اڑتیس سال پہلے پرتگالی، پھر اہل ہسپانیہ، پھر ولندیزی، پھر انگریز، پھر ولندیزی۔ ولندیزی یہاں 354 سال حاکم رہے۔ پھر ساڑھے تین سال تک جاپانی حکمران رہے۔

انڈونیشیا میں احمدیت کا آغاز

1921ء یا 1922ء میں چند نوجوان مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب مکرم مولوی احمد نورالدین صاحب بکرم مولوی ذینی دھلان صاحب اور حاجی عمر صاحب حصول تعلیم کے لئے سماٹرا سے لکھنو ہندوستان میں پہنچے۔ اور تعلیم حاصل کرنی شروع کی۔ چند ماہ کے بعد انہوں نے اپنے ایک استاد کو اپنے ایک پیر کی قبر پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ تو وہاں سے تعلیم چھوڑ کر یہ نوجوان احمدیہ بلڈنگ لاہور میں پہنچے۔ اور چند ماہ وہاں رہ کر یہ سب نوجوان 1923ء میں قادیان گئے۔ اور چند ماہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ پھر کچھ اور طالب علم بھی وہاں آ گئے۔

1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب لنڈن کا دورہ کر کے واپس آئے۔ تو ان انڈونیشین طلباء نے حضور کی دعوت کی۔ اور درخواست کی کہ ایک مربی کو جزائر شرق الہند (انڈونیشیا) بھجوایا جائے۔ تو حضور نے اگست 1925ء میں حضرت مولوی رحمت علی صاحب کو وہاں بھجوایا۔

ان کو حضور کی نصیحت تھی کہ علم کا گھمنڈ رکھنے والے علماء کو خلوت میں ملیں۔ دعوت الی اللہ کا کام بتدریج ہو۔ نئے احمدیوں میں دعوت الی اللہ کی عادت پیدا کریں۔ عمدہ نمونہ بنیں۔ آپ نے وہاں پہنچ کر دعوت الی اللہ بذریعہ پبلک لیکچر، اخبارات، انفرادی ملاقاتوں سے شروع کی۔ اور عیسائیوں اور مسلمانوں سے چند مباحثات اور مناظرے بھی ہوئے۔ جن سے متاثر ہو کر کئی لوگ احمدیت میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ آپ نے ایک رسالہ اقبال بھی جاری کیا۔

آپ کی بہت مخالفت ہوئی۔ یہاں تک کہ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض لوگ آپ کے مکان کے دروازہ پر روزانہ انسانی گندگی پھینک جاتے جس کو آپ روزانہ اپنے ہاتھ سے صاف کرتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے متعدد بار اپنے خطبات میں ان کا ایک معجزہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ان کو اور ان کے مکان کو آگ سے بچایا اور ان کی رہائش گاہ کے اردگرد تمام مکان جل گئے اور آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے کا نظارہ پورا ہوا۔

1942ء میں جاپانیوں نے جزائر شرق الہند (انڈونیشیا) پر قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے مشکلات بڑھ گئیں۔ لیکن آپ نے انفرادی دعوت الی اللہ اور کتابوں کے تراجم جاری رکھے۔ جاپانیوں نے احمدیوں کو انگریزوں کے جاسوس سمجھ کر سخت مشکلات میں ڈالا۔ اور مکرم ملک عزیز احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب اور مکرم سید شاہ محمد صاحب کو کئی ماہ تک جیل میں رکھا۔ اور سخت تکالیف دیں۔

جاپانی حکومت نے مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری کے متعلق موت کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ انہوں نے جاپانی لڑائی کو جہاد فی سبیل اللہ نہیں مانا تھا۔ آپ نے جماعت کو روزوں اور تہجد کی تلقین کی۔ بیس روز کے بعد آپ کو خواب میں کتاب دانیال کی پانچویں فصل پڑھنے کا اشارہ ہوا۔ جس سے آپ کو جاپانی حکومت کے خاتمہ کی طرف رہنمائی ہوئی۔ چنانچہ اگست 1945ء کو جاپانی حکومت تباہ ہو گئی۔

مکرم ملک عزیز احمد صاحب اور مکرم سید شاہ محمد صاحب کو بھی قید کے زمانہ میں بہت سے رویا دکھلائے گئے۔ جن میں ایک یہ تھا۔ لنمزّ قنهم، چنانچہ جاپانی حکومت تباہ ہو گئی۔

انڈونیشیا کی آزادی

17 اگست 1945ء کو صدر سکارنو صاحب نے آزادی کا اعلان کر دیا۔ جس میں احمدیوں نے بھی مدد کی۔ اور حکومت کی بنیاد پانچ مسلہ قرار دی یعنی

(1) خدا ایک ہے۔

(2) انسان کو عادل اور مہذب ہونا چاہئے۔

(3) تمام انڈونیشیا متحد ہے۔

(4) رعیت پر حکومت اس کے نمائندوں کی ہوگی۔

(5) انڈونیشیا کی تمام رعیت کے لئے انصاف ہوگا۔

1949ء میں صدر سکارنو صاحب کے ساتھ جن چودہ آدمیوں نے حکومت کا چارج لیا ان میں سے ایک سید شاہ محمد صاحب بھی تھے۔

اپریل 1950ء کو حضرت مولوی رحمت علی صاحب واپس تشریف لائے تو مکرم مولوی امام الدین صاحب، مکرم میاں عبدالحی صاحب، مکرم محمد زہدی صاحب، مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم حکیم عبدالرشید صاحب وہاں بھیجے گئے۔

کتب کے تراجم

مربیان کرام نے مندرجہ ذیل تراجم کئے:

مکمل ترجمہ قرآن کریم مع تفسیر صغیر، اسلامی اصول کی فلاسفی، کشتی نوح، ایک غلطی کا ازالہ، احمدی اور غیر احمدی میں فرق، لیکچر سیالکوٹ، الوصیت، ضرورت الامام، برکات الدعاء، تجلیات الٰہیہ، نشان آسمانی، آسمانی فیصلہ، مسیح ہندوستان میں، اربعین، قصیدہ عربی۔

کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

دعوۃ الامیر، سیرت حضرت مسیح موعود، ملائکۃ اللّٰہ، میں نے دین کیوں قبول کیا، سیرت النبیؐ، تقدیر الٰہی، دیباچہ تفسیر القرآن، اسلام کا اقتصادی نظام،

عرفان الٰہی، تاریخی انتباہ، ذکر الٰہی شامل ہیں۔

مخالفین کی آراء

سفیر انڈونیشیا الحاج محمد رشید صاحب نے ستمبر 1957ء میں ایک پبلک جلسہ میں کہا۔"انڈونیشین قوم جو عیسائیت کے سیلاب کے آگے بہی جا رہی تھی۔ اس کو جماعت احمدیہ کے مربیان نے اس خطرہ سے بچالیا۔

مکرم ڈاکٹر حاجی عبدالکریم امر اللہ صاحب نے اپنی کتاب القول الصحیح میں لکھا:"ہم روئے زمین کے مسلمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ قادیان کا اس بارہ میں شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہندوستان اور ہندوستان سے باہر یورپین ممالک میں کئی عیسائیوں کو (ــ) کی طرف کھینچا ہے"۔

ایم اے، آر گب اپنی کتاب Muhamadinisim ایڈیشن جولائی 1955ء آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ص 142 پر لکھتے ہیں:

"........ جماعت احمدیہ قادیان، انڈونیشیا، جنوب مشرقی اور مغربی افریقہ میں عیسائیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے"۔

جسٹس ودن ڈیر کو دوف "رسالہ دی مسلم ورلڈ" جنوری 1942ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں:

"انڈونیشیا کے ایک مشہور پبلشر نے مجھے بتایا کہ انڈونیشیا کا نوجوان علمی طبقہ جماعت احمدیہ کا لٹریچر بڑے شوق کے ساتھ خریدتا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ انڈونیشیا کے بڑے جزائر میں احمدی موجود ہیں بلکہ دور افتادہ علاقوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ غالب اکثریت قادیانی احمدیوں کی ہے۔ تاہم ان دونوں فرقوں کا وجود مغربی تعلیم یافتہ نوجوانوں میں احیاء (ــ) کا زبردست محرک ہے۔

جماعت احمدیہ کا اثر ہندوستان سے نکل کر ساری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ ان کی شاخیں اور اس کا لٹریچر دنیا کے ہر گوشے میں پہنچ رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ کے لوگ اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ان کے مربی بھی تمام ممالک میں فریضہ دعوت ادا کر رہے ہیں۔ یورپ اور باقی علمی دنیا میں جماعت احمدیہ کی دینی مساعی ایک خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اور اپنے اس امتیاز کے باعث ہم اس کے معترف اور ممنون ہیں۔

(نیشنل فرنٹ نیوز آف انڈونیشیا 20 دسمبر 1962ء)

انڈونیشیا کے مذاہب

انڈونیشیا میں کئی مذاہب موجود ہیں۔ لیکن حکومت نے صرف پانچ مذاہب کو قبول کیا ہے۔

1	اسلام	%86.9
2	عیسائی پروٹسٹنٹ	%6.5
3	عیسائی کیتھولک	%3.1
4	ہندو	%1.9
5	بدھ	%1.0
6	لامذہب	%0.6

یہاں کے لوگ بہت مہمان نواز، صفائی پسند اور مغربی تہذیب سے متاثر ہیں۔

پانچ احمدیوں کی قربانی اور قہری تجلی

1945ء میں ایک گروہ جو حکومت کا مخالف تھا۔ اور تخریبی کارروائیاں کر رہا تھا۔ اس نے ہمارے احمدیوں کو بھی ان میں شامل ہونے کے لئے کہا۔ مگر وہ نہ مانے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے ہمارے پانچ احمدیوں کو شہید کر دیا۔ ماہ مئی 1982ء میں اس گاؤں کے قریب جس میں ہمارے احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر تاسک ملایا کے علاقہ میں ایک آتش فشاں پہاڑ نے اپنا لاوا نکالنا شروع کر دیا۔ اور اس لاوا نے اس گاؤں کو تباہ و برباد کر دیا۔ جس میں ہمارے احمدیوں کو شہید کیا گیا تھا۔ اس مصیبت کے وقت میں ہماری جماعت انڈونیشیا نے احمدیوں اور غیر از جماعت کئی افراد کی ہر ممکن مالی مدد کی اور عارضی مکانات بھی بنا کر دیئے۔

جماعت کے خلاف فتویٰ

ماہ جون 1980ء میں مجلس علماء انڈونیشیا نے ہماری جماعت کے خلاف کفر کا فتویٰ شائع کیا۔ جس پر ہماری مجلس عاملہ نے ان کو لکھا کہ وہ ہم سے تحریری مباحثہ کر لیں۔ تا کہ ان کے شکوک کا ازالہ ہو جائے۔ مگر وہ نہ مانے، وزیر امور مذاہب کو بھی لکھا گیا۔ کہ وہ ثالث بن کر مباحثہ کروائیں۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا۔ جس پر ہماری مجلس عاملہ نے کتابی صورت میں اس فتویٰ کفر کا جواب طبع کروایا۔ اور صدر مکرم سوہارتو صاحب اور نائب صدر مکرم آدم ملک صاحب اور تمام وزراء اور علماء کو وہ کتاب بھیجی گئی۔ اور انہوں نے شکریہ ادا کیا۔ مکرم صدر سوہارتو صاحب نے وہ کتاب پڑھ کر ایک خطاب کیا کہ یہ مناسب نہیں کہ کسی شخص کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی جائے یا کسی کی مذہبی آزادی میں دخل دیا جائے وغیرہ اس خطاب کا خلاصہ رسالہ تحریک جدید میں شائع ہو چکا ہے۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا "مرکز" کامپس مبارک"

1975ء میں مکرم مولوی امام الدین صاحب مرحوم سابق مشنری انچارج نے کوشش کی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی منشاء کے مطابق انڈونیشیا میں ایک تعلیمی و تربیتی مرکز بنایا جائے۔ چنانچہ آپ نے ایک کمیٹی مقرر کی اور بیالیس ملین روپیہ جمع کیا کہ دس ہیکٹر زمین جاکرتہ سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلہ پر موضع Pinang میں خریدی جائے۔ مگر افسوس کہ بعض وجوہ سے یہ پراجیکٹ کامیاب نہ ہوا۔ 1977ء میں مجلس مشاورت انڈونیشیا نے فیصلہ کیا کہ یہ پراجیکٹ موضع Pinang سے شہر بوگور کے قریب موضع Sindang Barang میں تبدیل کیا جائے کیونکہ وہاں پر جماعت کی پہلے ہی دو ہیکٹر زمین موجود تھی۔ اور چار ہیکٹر مزید خریدی گئی۔ تو حکومت کی خدمت میں منظوری کے لئے درخواست دی گئی۔ تو لوکل حکومت نے انکار کر دیا کہ وہاں کی رعیت خلاف ہے۔

اس کے بعد جماعت کے تجارتی ادارہ Wiama Drmai کی کوشش سے جاکرتہ سے 45 کلومیٹر اور بوگور شہر سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک بڑی سڑک کے کنارے پر یکصد بارہ ملین روپیہ سے تین ہیکٹر (یعنی ساڑھے چار ایکڑ) زمین حکومت کی منظوری سے خریدی گئی۔

جس پر مورخہ 23 مارچ 1982ء کو دو منزلہ بیت الذکر کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک اینٹ پر کی گئی دعا سے خاکسار نے اینٹ رکھی۔

1985-86ء میں وہاں پر جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کی عارضی عمارت بنائی گئی۔ اور چار کوارٹر رہائش کے لئے بنائے گئے۔ جن میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء شہر بانڈونگ سے یہاں منتقل ہو گئے۔

1987ء کے شروع میں دو منزلہ بیت الذکر تیار ہو گئی۔ جس کی پہلی منزل میں عارضی طور پر مشن اور مجلس عاملہ کے دفاتر جاکرتہ سے یہاں منتقل ہو گئے۔

اس کے بعد دو مزید نئی عمارتیں تعمیر کی گئیں۔ ایک کلینک اور ایک ہائی سکول کی عمارت مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے دفاتر بھی وہاں منتقل ہو گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا خدا کے فضل سے ترقی کی راہوں پر گامزن ہے اور 2000ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ نے اس میں مزید تیزی پیدا کر دی ہے اللہ تعالیٰ جماعت کی مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

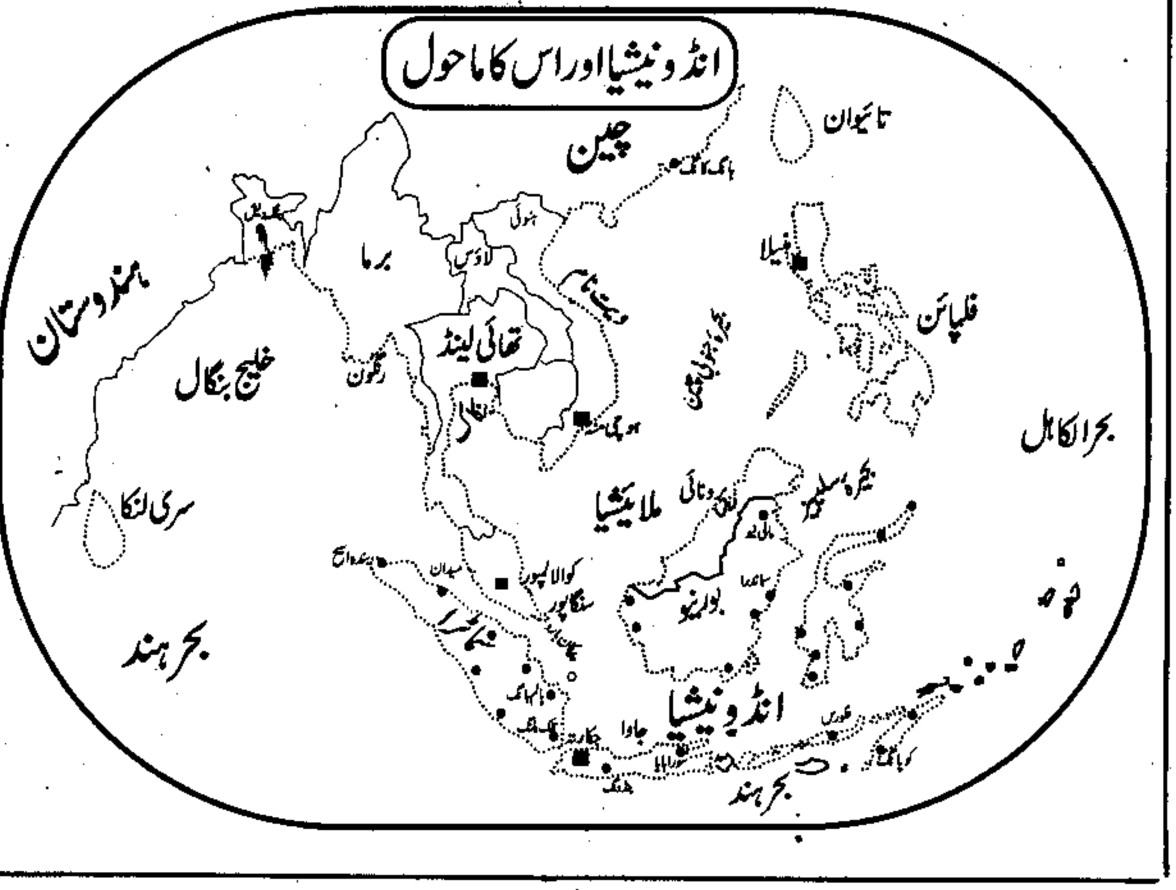

حکیم محمد رفیع ناصر صاحب

دو باتیں

○ کسی بیماری کی وجہ سے یا بڑھاپے کی وجہ سے بعض چیزوں سے پرہیز کرنا پڑتا ہے۔ اس میں امراء بھی ہوتے ہیں اور غرباء بھی۔ امراء کو دو باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر اس پر عمل کریں تو ان کیلئے بہت برکت اور سکون کا موجب ہو سکتی ہیں۔

پہلی بات یہ کہ وہ نادار مریضوں پر خرچ کریں

دوسری بات یہ کہ جن چیزوں کے کھانے سے ان کو پرہیز کرنا پڑتا ہے۔ وہ چیزیں خرید کر غرباء کو دیں۔ تو اس طرح ان کو دلی خوشی نصیب ہوگی اور صحت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ ان کی عمریں بھی برکت دے گا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

✿ مکرم حاجی عبداللطیف صاحب بٹ اورنگی ٹاؤن کراچی برادر مکرم حاجی محمد شریف صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ بیمار ہیں ہسپتال سے گھر آگئے ہیں۔ صحیح طور پر چل پھر نہیں سکتے ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم ندیم احمد باسط صاحب مربی سلسلہ شعبہ سمعی و بصری نظارت اشاعت اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی خالہ بلڈ پریشر اور عارضہ دل کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور جرمنی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب ان کی کامل صحت کیلئے دعا کریں۔

اعلان داخلہ

✿ انڈس ویلی سکول آف آرٹس اینڈ آرکیٹیکچر کراچی نے BFA/B.Dcs/B.Arch میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 4۔اکتوبر تک وصول کئے جائیں گی۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 2 ستمبر۔

✿ قائداعوام یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نواب شاہ نے .B.E سول / الیکٹریکل / میکینیکل کمپیوٹر، BS(IT)BSCS میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 11۔اکتوبر تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 3 ستمبر۔ (نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(مکرم جمیل احمد خان صاحب ابن مکرم ظریف احمد خان صاحب)

✿ مکرم جمیل احمد خان صاحب ابن مکرم ظریف احمد خان صاحب سکنہ 2/2 دارالفضل شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاچکے ہیں۔ قطعہ نمبر 2/2 دارالفضل ربوہ برقبہ 4 کنال میں سے ان کا حصہ ایک کنال ہے۔ یہ حصہ میرے اور میرے بھائی مکرم شکیل احمد خان صاحب کے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ خورشید انجم صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ بشریٰ منصور صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ عذرا یونس صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ فریدہ انجم صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم شکیل احمد خان صاحب (بیٹا)
(6) مکرم جمیل احمد خان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

✿ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم آصف محمود ڈار صاحب مربی سلسلہ بینن کو مورخہ 25۔اگست 2003ء پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "باسمہ ماہم" عطا فرمایا ہے۔ مکرم آصف محمود ڈار بچی کی ولادت سے چند یوم قبل ہی بینن کیلئے روانہ ہوئے۔ نومولودہ مکرم مبارک احمد ثریا صاحب شہید آف شکار پور کی نواسی، اور مکرم محمد اسلم ڈار صاحب آف کھاریاں کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو سچا خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم حمید احمد صاحب بابت ترکہ مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ)

✿ مکرم حمید احمد صاحب ابن مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ آف راجن پور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 12/10 دارالصدر ربوہ کل رقبہ 4 کنال میں سے ان کا حصہ ایک کنال ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ امۃ المجید صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ نمود سحر صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرم سعید احمد صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ شیریں ثمر صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ امۃ النور صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرم حمید احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

یوم تحریک جدید

✿ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ 3۔اکتوبر 2003ء بروز جمعۃ المبارک "یوم تحریک جدید" منانے کا اہتمام فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ایران کے خلاف عالمی پابندیوں کیلئے رابطے امریکہ نے ایران کے ایٹمی پروگرام پر بڑھتی ہوئی تشویش کے بعد اس کے خلاف عالمی پابندیوں کیلئے دوسرے ملکوں سے رابطے شروع کردیئے ہیں۔ امریکہ اس سلسلہ میں ایک قرارداد بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے بورڈ کے اجلاس میں اگلے ہفتے پیش کریگا۔ برطانیہ نے کہا ہے کہ تہران ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کرائے اور عالمی برادری کے ساتھ کئے جانے والے وعدے پورے کرے۔

امریکی دباؤ مسترد سعودی عرب نے امریکی دباؤ پر تبوک کے اڈے سے لڑاکا طیارے ہٹانے سے انکار کردیا ہے۔ سعودی وزیر دفاع کے مطابق سعودی عرب اپنی خودمختاری کے حوالے سے کسی مداخلت کو برداشت نہیں کرے گا۔

امریکہ اور یورپ میں اختلافات عراق کے معاملے پر امریکہ کو یورپ سے ایک اور نئی جنگ کا سامنا ہے۔ جو عراق کے بارے میں اقوام متحدہ کی نئی قرارداد کے بارے میں ہے۔ امریکی قرارداد سے متعلق امریکہ اور یورپ میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ امریکہ نئی قرارداد میں عراقیوں کو اختیارات دینے پر تیار نہیں۔ فرانس اور جرمنی قرارداد کا مسودہ پہلے ہی مسترد کرچکے ہیں۔

100 طالبان ہلاک کرنے کا دعویٰ امریکی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ اپنی پالیسی تبدیل نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے یاسر عرفات کا بائیکاٹ ختم کرنے کا محمود عباس کا مطالبہ مسترد کردیا ہے۔ ادھر اٹلی نے یورپی یونین سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ حماس کو بلیک لسٹ کرے اور حماس کے تمام فنڈز بھی روک دے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان رچرڈ باؤچر نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے لئے امن روڈ میپ ایک چٹان ہے جسے ختم یا ہٹایا نہیں جاسکتا۔ مذاکرات میں تعطل کے ذمہ دار فلسطینی ہیں۔

اثاثے منجمد امریکہ نے انڈونیشیا کی جماعت اسلامیہ کے 10 مشتبہ ارکان کے اثاثے منجمد کرنے کا اعلان کیا ہے یہ افراد بالی بم دھماکوں میں ملوث ہیں۔ اس کے القاعدہ کے ساتھ تعلقات بتائے جاتے ہیں۔

لائبیریا کے متاثرین کیلئے امداد اقوام متحدہ لائبیریا میں جاری خانہ جنگی کے دوران متاثر ہونے والے 50 ہزار سے زائد افراد کیلئے ہنگامی امداد بھیج رہا ہے۔ لائبیریا کے نئے صدر کی حکومت بھی ہنگاموں پر قابو پانے میں ناکام رہی ہے۔

سازش ناکام کیوبا کے صدر فیڈل کاسترو کو قتل کرنے کی سازش ناکام بنادی گئی ہے۔ 4 ملزمان گرفتار کرلئے گئے ہیں چاروں جلاوطن کیوبن باشندے کاسترو کو ان کے پانامہ کے دورہ کے دوران قتل کرنا چاہتے تھے۔

نیپال میں فوج کا آپریشن نیپال میں سرکاری فوج نے ایک آپریشن کے دوران 400 سے زائد مشتبہ افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ حکومت کا موقف ہے کہ یہ آپریشن ملک میں امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے کیلئے کیا گیا ہے۔

حساس کمپیوٹر چوری آسٹریلیا کے سب سے بڑے بین الاقوامی ایئرپورٹ سے انتہائی حساس کمپیوٹرز چوری کرلئے گئے۔

عراقی مزاحمت جاری رکھیں ایران کے مذہبی لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے عراقیوں سے کہا ہے کہ وہ صبر کریں اور مزاحمت جاری رکھیں۔ اور غیر ملکی طاقتوں کے خلاف جنگ کریں۔ اقوام متحدہ مرکزی کردار ادا کرے۔ غیر ملکی فوجیں عراق سے نکل جائیں اور عراق میں جلد از جلد عوامی حکومت قائم کی جائے۔

الجزیرہ ٹی وی کا رپورٹر گرفتار سپین کے حکام نے عرب نیوز چینل الجزیرہ کے ایک سینئر رپورٹر کو القاعدہ سے تعلق کے شبے میں گرفتار کرلیا ہے۔

11 ستمبر کے واقعات سے سبق امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ وہ 11 ستمبر سے حاصل ہونے والے سبق کو نہیں بھولیں گے اور دشمنوں کو ختم کرنے کیلئے تمام وسائل استعمال کرینگے۔ امریکہ کبھی بھی دہشت گردوں سے خوفزدہ نہیں ہوگا۔

سعودی باشندوں کی ملک بدری امریکہ سے سعودی باشندوں کو ملک بدر کرنے کی وائٹ ہاؤس نے منظوری دے دی ہے۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد متعدد مستقل سکونت رکھنے والے سعودی باشندے واپس جاچکے ہیں۔

امام موسیٰ رضا کے مزار پر فائرنگ عراق میں امام موسیٰ رضا کے مزار پر فائرنگ کی گئی جبکہ روضہ حضرت علیؓ کے قریب سے ایک بم برآمد کرکے ناکارہ بنادیا گیا۔ بغداد کے شمال مشرق میں واقع مسجد پر نامعلوم افراد کی فائرنگ سے تین نمازی زخمی ہوگئے المرتبہ میں ہتھیاروں کے گودام میں دھماکہ سے تین افراد ہلاک اور 16 زخمی ہوگئے۔ گودام مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

طیارے اغوا کرنے کی کوشش امریکہ کی ہوم لینڈ سیکورٹی اور ایف بی آئی نے کہا ہے کہ 11 ستمبر جیسا واقعہ دوہرا سکتی ہے وہ ایسے طیارے اغوا کرنے کی کوشش کررہی ہے جو انٹرنیشنل پوائنٹ پر ہوں یا امریکہ کے قریب، برطانوی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ برطانوی حکومت شہریوں کو مکمل تحفظ کی گارنٹی نہیں دے سکتی۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	8۔ستمبر	زوال آفتاب	12-06
سوموار	8۔ستمبر	غروب آفتاب	6-27
منگل	9۔ستمبر	طلوع فجر	4-23
منگل	9۔ستمبر	طلوع آفتاب	5-46

اسمبلیاں میری لاش پر ٹوٹیں گی

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ اسمبلیاں پانچ سال کی مدت پوری کریں گی۔ میرے ہوتے ہوئے کسی کو یہ ابہام نہیں ہونا چاہئے۔ ایسا میری لاش پر سے گزر کر ہی ہو سکتا ہے۔ اس حوالے سے کسی کو شک نہیں ہونا چاہئے۔ بے نظیر اور نواز شریف کا اب سیاست میں کوئی کردار نہیں۔ ایل ایف او پر کوئی سمجھوتہ نہیں کروں گا۔ اب کوئی سسٹم رول بیک نہیں کر سکے گا۔ اسمبلیاں اپنی مدت پوری کریں گی۔ ملکی سلامتی اور خوشحالی کیلئے ضروری ہے کہ جمہوریت صحیح طریقے سے چلے۔ حکومت میں تبدیلی طے شدہ جمہوری طریقہ کار سے آئے گی۔ کالا باغ ڈیم کی تعمیر اگلے سال شروع ہو جائے گی، صحت مند اپوزیشن کا حامی ہوں۔ منتخب نمائندے میدان میں نکلیں اور پنجاب کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کریں فرقہ پرستی اور انتہا پسندی سے اجتناب کرنا ہوگا۔ وہ لاہور میں ارکان اسمبلی سے خطاب کرر ہے تھے۔

جمہوری سسٹم وردی والے نے قائم کیا

مسلم لیگ ق اور مجلس عمل کے ایل ایف او اور متنازعہ آئینی امور پر مذاکرات کا پانچواں دور بھی بے نتیجہ ختم ہو گیا۔ البتہ اس امر پر اتفاق رائے ہوا کہ سسٹم کو بچانے کیلئے ہر ممکن اور مشترکہ کوششیں کرنی ہونگی۔ یہ بھی طے پایا کہ مذاکرات کے اگلے دور کو نتیجہ خیز بنانے کیلئے دونوں فریق ہوم ورک مکمل کرینگے۔

پاک فوج دشمن کے جارحانہ عزائم خاک میں ملا دے گی

صدر جنرل مشرف نے یوم دفاع کے حوالے سے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ 6 ستمبر ہماری قومی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یوم دفاع ہمارے لئے خود احتسابی کا دن ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ملکی دفاع کو ناقابل تسخیر بنا دیا گیا ہے۔ پاکستان امن پسند ملک ہے اور اس کے کسی ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں ہیں۔ ہماری دفاعی حکمت عملی ہے کہ کم از کم ڈیٹرنس برقرار رکھا جائے۔ پاک فوج دشمن کے جارحانہ عزائم کو خاک میں ملا دے گی۔ پاکستانی افواج نے ثابت کر دیا ہے کہ ہم وطن عزیز کی جغرافیائی سرحدوں کا دفاع کرنا جانتے ہیں۔

جنرل مشرف اپنا عہدہ چھوڑنے کی تاریخ دیں

متحدہ اپوزیشن نے کہا ہے کہ ملک کو درپیش سیاسی آئینی بحران کے ذمہ دار جنرل مشرف ہیں اس بحران کے ذریعے جنرل مشرف نے ملک اور عوام کو مشکلات میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اپوزیشن نے وزیراعظم جمالی کے دورہ امریکہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے بھی جنرل مشرف کی بجائے وزیراعظم جمالی ہی کو خطاب کرنا چاہئے۔ پارلیمانی نظام میں قومی اور بین الاقوامی امور پر فیصلے کرنے کا حق اور اختیار وزیراعظم ہی کو حاصل ہوتا ہے۔

باوردی صدر کے خلاف وکلاء کا لانگ مارچ

لاہور ہائی کورٹ بار کے کراچی ہال میں منعقدہ آل پاکستان نمائندہ وکلاء کانفرنس میں ریفرنڈم کے ذریعہ صدر کے انتخاب ایل ایف او اور اس کے تحت اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کی عمروں میں تین تین سال کی توسیع کو مسترد کرتے ہوئے ایل ایف او اور باوردی صدر کے خلاف آئندہ ماہ 13 اکتوبر کو لاہور سے اسلام آباد تک لانگ مارچ کا فیصلہ کیا ہے۔ آل پاکستان وکلاء کانفرنس میں کہا گیا ہے کہ مشرف آئین کے تحت صدر بننے کے اہل نہیں ہیں۔ وکلاء اپنی جدوجہد کے اگلے مرحلے میں بھوک ہڑتال اور احتجاجی مظاہرے کرینگے۔

اسمبلیوں میں شور مچانے والے نظام کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ اسمبلیوں میں شوروغوغا کرنے والے عناصر نظام کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں مگر مسلم لیگ ق اور اس کی اتحادی جماعتیں ان کی اس کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گی۔ وہ گورنر ہاؤس میں پنجاب اسمبلی کے بعض اراکین کی صدر مشرف سے ملاقات کے موقع پر اظہار خیال کرر ہے تھے۔

جمالی کے دورہ امریکہ کا مقصد جمہوریت کے عمل میں مداخلت نہیں

امریکہ نے کہا ہے کہ وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی کے 28 ستمبر کو امریکہ کے دورے کا مقصد پاکستان میں جمہوریت کے عمل میں امریکی مداخلت نہیں ہے۔ بلکہ امریکہ پاکستان کے ساتھ متعدد امور پر مل کر کام کر رہا ہے اور جمالی کے دورے سے دونوں ممالک میں اعلیٰ سطح کی مشاورت کا ایک اچھا موقع ملے گا۔

مجلس عمل سرحد سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گی

وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے اسمبلی کو یرغمال بنا رکھا ہے، ضیاء کے دور حکومت میں وزارتیں کرنے والے آج جنرل مشرف کی وردی کی مخالفت کیوں کرر ہے ہیں مجلس عمل والوں نے اسلام آباد کی طرف کوئی غلط قدم اٹھایا تو پھر سرحد حکومت بھی باقی نہیں رہے گی۔ پشاور میں مسلم لیگ کو مضبوط بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بے نظیر اسمبلیوں کے ساتھ مخلص ہوتیں تو مولویوں کو ووٹ نہ دیتیں۔ عوام کو ایل ایف او سے غرض نہیں بلکہ ان کو روٹی کپڑا چاہئے۔ مسلم لیگ کسی کی ذاتی جاگیر نہیں سب لیگیوں کو اکٹھا کروں گا۔ وہ وفاقی جلوزئی میں ایک جلسے سے خطاب کرر ہے تھے۔

• غیر ملکیوں کیلئے ویزہ پالیسی تبدیل نہیں کی گئی

وفاقی وزیر داخلہ فیصل صالح حیات نے قومی اسمبلی کو آگاہ کیا کہ بیرون ملک سے پاکستان آنے والے افراد کیلئے ویزہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے وہ دوہری شہریت کے حامل ہی کیوں نہ ہو سیکیورٹی صورتحال کی وجہ سے ویزوں میں توسیع جانچ پڑتال کے بعد کی جاتی ہے۔

امریکی تاجروں کا وفد پاکستان کا دورہ کریگا

اہم امریکی تاجروں کا ایک وفد سرمایہ کاری اور مشترکہ منصوبے شروع کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے اور پرائیویٹ شعبے سے تجارتی تعلقات کو فروغ دینے کیلئے جلد پاکستان کا دورہ کرے گا۔ اور اس سلسلے میں پاکستان کے لاہور، کراچی اور اسلام آباد کے شہروں میں بھی جائے گا۔

نادہندگان نے واپڈا کے 43ارب 95 کروڑ دبا لئے

وفاقی وزارت پانی و بجلی کی جانب سے قومی اسمبلی کے اجلاس میں واپڈا کے چاروں صوبوں میں نادہندگان سے متعلق تفصیلات پیش کر دی گئی ہیں جس میں بتایا گیا ہے کہ واپڈا کے نادہندگان کی مجموعی تعداد 5 1لاکھ 7 4ہزار 124 ہے۔ اور ان کے ذمے 43ارب 95 کروڑ 90لاکھ روپے کے واجبات واجب الادا ہیں۔ وفاقی وزیر پانی و بجلی نے بتایا کہ پنجاب کے 6لاکھ 38ہزار نادہندگان کے ذمے 3۔ارب 94 کروڑ 50لاکھ، سندھ کے 3لاکھ 53ہزار نادہندگان کے ذمے 5۔ارب 32 کروڑ 40لاکھ، سرحد کے 4لاکھ 60ہزار کے ذمے 32۔ارب 73 کروڑ اور بلوچستان کے 94ہزار نادہندگان کے ذمے واپڈا کے ایک ارب 96 کروڑ کے واجبات واجب الادا ہیں۔ ایوان کو بتایا گیا کہ نادہندگان سے ان واجبات کی وصولی کیلئے کئی اقدامات کئے گئے ہیں۔

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس:212764 گھر:211379

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر:7237516

انٹرنیشنل معیار کے مطابق خالص سونے کے
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری، ملتانی زیورات
Estd.1960
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
Off:04524-212868
Res:04524-212867
Mob:0320-4891448
E-mail:mazharahmad2001@yahoo.com

چہرہ کے کیل، داغ، تل، چھائیاں

ACNE CURE	30/-	چہرہ، چھاتی اور پیٹھ وغیرہ پر جوانی کے کیل نکلنا
BROWN SPOTS CURE	30/-	چہرہ اور جلد پر بھورے داغ، چھائیاں
CURATIVE VASLINE	25/-	چہرہ کے داغوں، کیل، چھائیوں پر لگانے کی دوا
BOILS CURE	30/-	پھوڑے پھنسیاں، ابھرے دانوں والی جلدی مرض
MOLES CURE	30/-	چہرہ و جلد پر بھورے یا کالے تل بننا۔

لٹریچر و ادویات ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون کلینک:214606
ہیڈ آفس:213156

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29